بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بشارت کے وقت مبشر موجود نہیں ہوتا!

Assalam-o-Allikum,

Hope you will be well. I don't agree with this comment that main object of 'Promised Messiah' was to prove the death of Jesses. His main declaration was to assemble humanity towards the lost Allah in spite of practice of their religions. Please let me know the followings:-

1.Secondly do your honor consider that regarding meanings of Holy Quran the script already produced by the 'Promised Messiah' is still out of sight up to some extant. Have you introduced your meanings of the Holy Quran or you depends only your own intuitions.

2.Do you agree with the 'Taffaseers' of Holy Verses written by 'Caliph the 2nd' & 'Caliph the 4th ' or 'Molvi Muhammad Ali sahib' or you differ them somewhere?

3.Do you know that before you some of other persons already declared themselves as 'Musleh Maud' and 'Asmani Caliph'? Were they liars or derailed by the source of misinformation?

4.What are your main arguments about your claim from the Holy Quran quite fresh and totally narrated by yourself?

5.Will you please to write some of your meanings of Holy Quran?

With Regards,

Munir A. Qureshi

Dear Munir A.Qureshi,

Assalamoaleikum WW,

I think that among many objects of the promised Masih, one was, to prove the death of Jesus Christ and this is the truth. Furthermore I want you to come to the main, most important and related question whether Khalif II was in the range of the prophecy about "Musleh-Maud". The Holy Quran and the revelations of Hadhrat Masih-e-Maud (as) confirm that Khalif II was not in the range of the prophecy about "Musleh-Maud". Are you and the whole Jamaat including your latest calipha able to refuse this confirmation of the Holy Quran and the revelations of the promised Masih? You all aren't able. I advise you and all other empty and wash-minded ahmadies to read my current booklet "Khalifa sani kee Taqreer 'Almaud' ka tajzia aur is per Ilmi Tabsara" on my website carefully.

Thank you for your questions,

With best wishes,

A.G. Janbah

Assalam-o-Allikum,

Thanking you for your reply. Your claim that you are 'Musleh Maud' could not be established until you place your own revelations regarding this claim and place verses of Holy Quran in your evidence as according to your claim you are appointed to prolong the cause of Islam.Please also place your interpretations of Holy Verses to introduce your capacity to understand and recommend the divine knowledge before the depressed humanity.Please let me know whether you accept the numerous interpretations of Holy Quran by 'Caliph the 2nd', 'Caliph the 4rth' and 'Molvi Muhammad Ali Sahib' or you differing them in some places and please quote if any.You wrote;"You all aren't able. I advise you and all other empty and wash-minded ahmadies…….."

If you write such wording for a person like me it might be correct but please don't address all 'Ahmadies' in such way in the beginning if you like to edify your 'refined philosophy'.

With Regards,

Munir A. Qureshi

جناب منیر احمد قریشی صاحب!۔السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

آپکے چند سوالات مورخہ ۴ جولائی ۲۰۰۵ء کو موصول ہوئے تھے۔آپکے سوالات سے پتہ لگتا تھا کہ آپ نے میری کتاب ''غلام مسیح الزماں'' اور میرے دوسرے مضامین جو میری ویب سائٹ پر موجود ہیں،نہیں پڑھے۔اور اگر آپ نے پڑھے ہیں تو وہاں آپکو آپکے سوالات کا جواب مل جانا چاہیے تھا۔آپکی پہلی میل کے جواب میں میں نے مختصراً یہ لکھا تھا کہ میں نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف اور صرف وفات مسیح ابن مریم ناصریؑ ثابت کرنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔اگر میں نے کہیں یہ لکھا ہے تو میری تحریر کا حوالہ دیں۔حضورؑ کی بعثت کے اغراض و مقاصد بہت تھے اور ان میں سے ایک وفات مسیحؑ کا ثابت کرنا بھی تھا۔دوسرے میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ بسلسلہ مصلح موعود جو سب سے اہم اور بڑا اور متعلقہ سوال ہے اسی پر ہمیں توجہ دینی چاہیے۔سوال یہ ہے کہ کیا خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت یا وعدہ کے دائرہ میں آتے ہیں؟ یہ سوال بذات خود بہت واضح اور صاف ہے لیکن پھر بھی میں اسکی وضاحت ایک مثال سے کر دیتا ہوں۔مثال یہ ہے کہ جب حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ۱۸۹۱ء کے آخر میں دعویٰ مسیح موعود کیا تھا تو اس وقت ہندوستان میں مخالفت کا ایک شور برپا ہو گیا۔تکفیر کیساتھ ساتھ آپؑ کو دائرہ اسلام سے بھی خارج کیا گیا۔آپؑ اور علمائے اسلام کا اختلاف کیا تھا؟ اختلاف یہ تھا کہ علمائے اسلام یقین رکھتے تھے کہ آنحضورﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اسی پرانے موسوی مسیح ابن مریم ناصریؑ نے آسمان سے نزول فرما کر دین اسلام کو غالب کرنا ہے۔جبکہ حضرت مرزا صاحبؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ پرانا موسوی مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور قرآن مجید اسکی وفات پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔اب یہ قرآن مجید تو وہی تھا جو پہلے علمائے اسلام بھی اور عوام بھی پڑھتے رہے لیکن وفات مسیح کے متعلق یہ قرآنی آیات اُن پر مخفی رہیں۔لیکن ''حیات مسیح'' کا یہ غلط عقیدہ جب لوگوں میں پختہ ہو گیا تو پھر حضرت مرزا صاحبؑ پر اللہ تعالیٰ نے یہ مخفی آیات کھول دیں۔مزید آپؑ نے فرمایا کہ آنحضرتﷺ کی پیشگوئی کے مطابق کسی امتی فرد نے موسوی مسیح ابن مریم کے رنگ میں رنگین ہو کر آسمان سے نازل ہونے کی بجائے اسی امت میں سے نزول فرمانا ہے۔اور وہ موعود مسیح میں ہوں۔علمائے اسلام اپنے سابقہ غلط عقیدہ پر اڑے رہے اور انہوں نے باہم مل کر حضرت مرزا صاحبؑ کی تکذیب کر دی۔حضرت مرزا صاحبؑ نے ان علمائے اسلام کو بہت سمجھایا اور کہا کہ موسوی مسیح ابن مریم تو فوت ہو چکا ہے اور آنحضرتﷺ کی پیشگوئی کے مطابق کسی امتی فرد نے ہی نزول فرمانا ہے۔آپؑ نے تمام علمائے اسلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر آپ حیات مسیح ابن مریمؑ کے متعلق ایک آیت قرآن مجید سے نکال کر مجھے دکھا دیں تو میں اپنا دعویٰ مسیح موعود چھوڑ کر آپکے ہاتھ پر توبہ کر لوں گا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ نہ پرانا مسیح ابن مریم بجسم عنصری زندہ ہے اور نہ ہی وہ آسمان پر گیا ہے۔جب وہ زندہ بجسم عنصری آسمان پر گیا ہی نہیں تو پھر زندہ بجسم عنصری آسمان سے کس نے آنا ہے؟

جناب قریشی صاحب! آج میں اپنے دعویٰ ''مصلح موعود'' کے وقت اس سے ملتا جلتا سوال آپ کے اور پوری جماعت کے آگے رکھتا ہوں۔سوال یہ ہے کہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت اور وعدہ کے دائرہ میں نہیں آتے۔وجہ یہ کہ وہ کلام اللہ جو آنحضورﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوا اور وہ جو قیامت تک کیلئے حکم اور فرقان کی حیثیت رکھتا ہے وہ ہمیں خبر دیتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیتا ہے تو اس وقت وہ بچہ موجود نہیں ہوتا بلکہ اس بچے

نے بشارت کے بعد پیدا ہونا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض انبیاءؑ کی مثالیں دیں ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں انکے بچوں کی بشارتیں دی تھیں تو اسوقت یہ بچے موجود نہیں تھے بلکہ بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی بشارتیں دی تھیں اور یہ دونوں بچے اور پوتا بشارت کے وقت موجود نہیں تھے بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت یحییٰؑ اور مسیح ابن مریم بھی بشارت کے وقت موجود نہیں تھے بلکہ بعدازاں پیدا ہوئے۔ اور یہ حقیقت ان آیات کو پڑھنے سے خوب کھل جاتی ہے۔ (۱) سورۃ ہود، آیات۔ ۷۲ تا ۷۴ (۲) سورۃ الحجر، آیات۔ ۵۴ تا ۵۶ (۳) سورۃ صافات، آیات۔ ۱۰۱ تا ۱۰۳ (۴) سورۃ ذاریات، آیات۔ ۲۹ تا ۳۱ (۵) سورہ ۃ ال عمران، آیات ۳۹ تا ۴۱ اور ۴۶ تا ۴۸ (۶) سورۃ مریم، آیات ۸ تا ۱۰ اور ۲۰ تا ۲۲۔ اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خوب کھول کھول کر اپنی اس سنت کی وضاحت فرمائی ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیا کرتا ہوں تو اس وقت یہ بچہ (یعنی مبشر) موجود نہیں ہوتا بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے۔ اب یہ قرآن مجید تو وہی ہے جسکی تفسیریں خلیفہ ثانی کرتا رہا اور دوسرے احمدی حضرات بھی پڑھتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان مخفی آیات کو مجھ پر کھول دیا جو اب تک دوسرے لوگوں سے مخفی رہیں۔ سچ ہے کہ ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد۔

جناب منیر احمد قریشی صاحب! اب اس سنت اللہ کی روشنی میں میرا آپ سے بھی اور آپکے واسطہ سے پوری جماعت کے آگے بھی یہ سوال ہے کہ مصلح موعود یعنی زکی غلام کی بشارت فروری ۱۸۸۶ء میں شروع ہو کر حضورؑ کی وفات سے تھوڑا سا پہلے نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتی ہے۔ اگر یہ مبشر الہامات سچے تھے اور میں کہتا ہوں یقیناً سچے تھے تو پھر سنت اللہ کے مطابق اس مصلح موعود یعنی زکی غلام نے ۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔ وہ لڑکا جو جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہو چکا تھا اور آخری مبشر الہام کے وقت وہ ۱۸ سال کا بھرپور نوجوان تھا۔ وہ سنت اللہ کے برخلاف اس مصلح موعودی بشارت کا مصداق کیسے ہو گیا؟ اس سادہ سوال کو سمجھنے کیلئے کسی صرف ونحو اور فلسفے کی ضرورت نہیں، اور نہ ہی کسی تفسیر کبیر کی ضرورت ہے۔ میں بھی آج حضرت مسیح موعودؑ کی طرح آپ سب لوگوں سے کہتا ہوں کہ آپ مجھے قرآن مجید سے کم ازکم ایک ایسی مثال یا ایک ایسا واقعہ نکال کر دکھا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی یا غیر نبی کو ایک بچے کی بشارت دی ہو اور وہ بچہ (یعنی مبشر) بشارت کے وقت اسکے پاس موجود ہو۔ اگر آپ نے کوئی ایک ایسی مثال یا واقعہ قرآن مجید سے نکال کر مجھے دکھا دیا تو میں اپنے اس سوال سے دستبردار ہو جاؤں گا کہ خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ میں نہیں آتا۔ بعدازاں یہ سوال رہ جائے گا کہ اُنکا دعویٰ سچا تھا یا کہ غلط۔ لیکن جس طرح ساری امت مسلمہ مل کر بھی حضرت مرزا صاحبؑ کو ایک آیت قرآن مجید سے حیات مسیح ناصریؑ کے متعلق نکال کر دکھا نہ سکی اسی طرح تم سب مل کر بھی خلیفہ ثانی کو قیامت تک مصلح موعود ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس پیشگوئی کے دائرہ ہی میں نہیں آتا۔ اس نے خاندانی ملوکیت قائم کرنے کی خاطر دھکہ شاہی کرتے ہوئے پہلے اس پیشگوئی پر قبضہ کیا اور بعدازاں موقعہ ملتے ہی مصلح موعود بن بیٹھا۔ کیا اس سے بڑا افساد دنیائے مذہب میں ممکن ہے؟ کیا آپ سب لوگ ایک مفسد کو مصلح موعود بنا رہے ہو؟ اگر آپ سب کیلئے مصلح موعود سے متعلق اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑنا مشکل ہے تو پھر آپ ان لوگوں کو جو موسوی مریمؑ کے فرزند کو غلط فہمی کی وجہ سے آسمان پر چڑھا بیٹھے ہیں اور اب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اسی کی انتظار میں ہیں وفات مسیح ثابت کر کر کے کیوں دکھاتے ہو؟ اگر آپ مجرم نہیں تو پھر وہ بھی مجرم نہیں۔ اور اگر وہ مجرم ہیں تو پھر آپ ان سے بڑے مجرم ہیں۔ آپ سب نے تو ایک غلط دعویٰ مصلح موعود کو مان کر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات مسیح ثابت کرنے کی زندگی بھر کی محنت پر پانی پھیر دیا ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ مریم کے بیٹے کو مرنے دو کیونکہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ آج میں بھی آپ سے کہتا ہوں کہ اس جھوٹے عقیدہ کو مرنے دو کیونکہ اسی میں احمدیت کی زندگی ہے۔ اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے کہ افراد جماعت آج آنکھیں بند کر کے ایک ایسے ناجائز دعویٰ مصلح موعود کا تحفظ کر رہے ہیں جس میں کوئی بھی صداقت نہیں؟ جماعت احمدیہ پہلے ہی دولخت ہو چکی ہے۔ اگر آج اس موقعہ پر ہم غافل رہے اور ہم نے اس غلطی کا سد باب اور اپنے ارباب واختیار کا محاسبہ نہ کیا تو ہمیں تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی کیونکہ ؎

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے ۔ کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

فرد کا ذاتی قصور تو قابل معافی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اس کا اور اسکے رب کا معاملہ ہے۔ لیکن جب کوئی ملت گناہ کرتی ہے، جب کوئی قوم من حیث القوم کسی برائی میں ملوث ہوتی ہے، جب کسی جماعت سے کوئی بھاری غلطی سرزد ہوتی ہے تو پھر اسے تاریخ کے کٹہرے میں کھڑا ہونا ہے۔ پھر اسے تاریخ کے انتقام سے کوئی نہیں بچا سکتا اور یہ تاریخ کا انتقام، خود خدا کا انتقام ہے۔

جناب میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ کم ازکم میرا موجودہ تفصیلی مضمون ''خلیفہ ثانی کے دعوی مصلح موعود کا تجزیہ اور اسکی حقیقت'' پڑھو۔ مضمون آپ نے پتہ نہیں پڑھا ہے یا کہ نہیں۔ بہرحال ۱۰ جولائی کو آپ نے پھر ایک ای میل بھیج دی۔ اس میں بھی وہی پرانے سوالات کا اعادہ تھا۔ آپ نے بار بار خلیفہ ثانی کی تفسیر کا ذکر کیا ہے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ تفسیر صغیر اور کبیر لکھنے والے کو یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ تو جاری سنت اللہ کے مطابق پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت اور وعدہ کے دائرہ ہی میں نہیں آتا۔ ایسا غبی انسان ذہین وفہیم کہاں سے ہو گیا؟ اور آج تک مولوی حضرات جو یہ شور مچا رہے ہیں کہ سارا سارا دن ہم محنت کیا کرتے تھے لیکن بعدازاں وہی سب کچھ جو ہم لکھتے تھے خلیفہ ثانی کے نام پر تفسیر کے

طور پر چھپ جاتا تھا۔ کیا یہ مولویوں کا واویلا پھر درست نہیں تھا؟

دعویٰ اور دلیل میں فرق!

قریشی صاحب! اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو اسکی کیا اہمیت ہے؟ اگر دعویٰ الہامی بھی ہوگا تب بھی محض الہامی دعویٰ دعویٰ ہے۔ مخالف لوگ اسے نفسانی دعویٰ بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ انکے لیے قابل پزیرائی نہیں ہوسکتا۔ اصل اہمیت ثبوت کی ہوتی ہے اور اگر کوئی مدعی اپنی سچائی کے حق میں لوگوں کے آگے اپناالہامی ثبوت رکھ دے تو پھر لوگوں کو دیگر الہامات کی جن پر کئی قسم کے اعتراضات بھی ہوسکتے ہیں کیا ضرورت ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ پوست کو سمجھدار لوگ غیر اہم سمجھ کر پھینک دیا کرتے ہیں اور مغز سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر الہامی دعویٰ پوست ہے تو الہامی ثبوت مغز ہے۔ اگر کسی کو پوست کی بجائے مغز مل جائے تو اس نے پوست سے کیا لینا ہے؟ میں آپ سب کے سامنے الہامی ثبوت پیش کررہا ہوں اور آپ محض الہامات کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ قریشی صاحب کیا آپکو کبھی الہام ہوا ہے؟ میں تو یقین رکھتا ہوں کہ دنیا میں جتنے انسان ہیں اتنی ہی وحی کی اقسام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کیساتھ اسکی روحانی حالت کے مطابق کلام فرماتا ہے۔ بنی آدم میں سب سے اعلیٰ اور افضل کلام اللہ وہ تھا جو آنحضورﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوا۔ اس جیسا الہام نہ آپﷺ سے پہلے نازل ہوا اور نہ بعد میں اور نہ ہی آئندہ نازل ہوگا۔ میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہ الجھیں۔ آپ مغز کی طرف آئیں تاکہ نہ صرف آپکو بلکہ دیگر نوع انسان کو بھی فائدہ پہنچے۔ اگر آپ میری ویب سائٹ پر میری کتاب ''غلام مسیح الزماں'' اور ساتھ ہی کتابچہ ''خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کا تجزیہ اور اسکی حقیقت'' پڑھ لیں تو آپکے اکثر سوالات کے جوابات آپکو مل جائیں گے۔ آگے کسی سچائی کو ماننا یا نہ ماننا آپ کا اختیار ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ میں عالم ہونے کی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوں۔ میں مذہبی نقطۂ نظر سے بالکل ایک ان پڑھ انسان ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ''میں کچھ نہیں جانتا سوائے اسکے جو میرے رب نے چاہا ہے کہ میں جانوں''۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک گڈریا کو جس نے فصیح البیان نہ ہونے کی معذوری بھی پیش کی تھی، رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیج سکتا ہے۔ اگر وہ ایک امی انسان کے سر پر خاتم النبیین کا تاج رکھ کر سابقہ اور آئندہ انبیاءؑ کا اسے مطاع بنا سکتا ہے۔ اگر وہ قادیان جیسے ایک دور افتادہ گاؤں میں ایک گمنام وجود کو موعود مہدی ہونے کا اعزاز بخش سکتا ہے تو پھر وہ میرے ایسے ان پڑھ انسان کو اگر موعود مصلح بنانا چاہے تو کیوں نہیں بنا سکتا؟ اس کے آگے کیا روک ہے؟ اسی لیے وہ فرماتا ہے۔

ام عندھم خزائن رحمۃ ربک العزیز الوھاب ہ (۳۸۔۱۰) تیرا رب جو غالب، وھاب ہے کیا اسکی رحمت کے خزانے انہی کے پاس ہیں؟ پھر فرماتا ہے۔ اھم یقسمون رحمت ربکط۔۔۔(۴۳۔۳۳) کیا وہ تیرے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟

میرے جیسے کو جہاں میں تو نے روشن کردیا ۔ کون جانے اے مرے مالک تیرے بھیدوں کی سار
تیرے اے میرے مربی کیا عجائب کام ہیں ۔ گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار

جناب قریشی صاحب! ہر مجدد یا مصلح دین اسلام یا دنیا میں پیدا شدہ فساد کی مناسبت سے آتا ہے۔ اسلئے کسی مجدد یا مصلح کے صدق کا پیمانہ اور اس کا مشن ایک جیسا نہیں ہوتا۔ ہاں وہ موعود مصلح جسکی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی تھی اسکی سچائی کا پیمانہ اور اسکا ثبوت بذات خود ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں موجود ہے۔ جناب! آپ مجھ سے تفسیروں، صرف ونحو اور قرآن دانی کے کیا سوال کرتے ہیں؟ میرا دعویٰ حضورؑ کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود ہونے کا ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ ادھر ادھر بھٹکنے کی بجائے آپ پیشگوئی مصلح موعود پر توجہ دیں اور آپ کا سوال مجھ سے یہ ہونا چاہیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو (مجھے) پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کا علم بخشا ہے؟ کیا آپکے پاس پیشگوئی مصلح موعود کا کوئی ثبوت ہے؟ میری جواباً درخواست ہے کہ اگر آپ میری کتاب کا مطالعہ کریں گے تو آپکو میری سچائی اور میرے مشن کا درشن ہوجائے گا۔ ایک جگہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدد وقت ان قوتوں اور ملکوں اور کمالات کیساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا ان کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اسی طرح کرتا رہے گا جب تک کہ اسکو منظور ہے کہ آثار رشد اور اصلاح کے دنیا میں باقی رہیں اور یہ باتیں بے ثبوت نہیں بلکہ نظائر متواترہ اسکے شاہد ہیں۔'' (شہادت القرآن تصنیف ۱۸۹۳ء۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

جناب قریشی صاحب! آپ نے میرے ان الفاظ کا حوالہ دیا ہے کہ ''You all are not able''۔ میں نے یہ الفاظ غلط نہیں لکھے اور میرے یہ الفاظ اس سوال کے جواب میں تھے کہ تمام احمدی حضرات بشمول اپنے امام کے سب خلیفہ ثانی کو پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت یا وعدہ کے دائرہ میں ثابت نہیں کرسکتے۔ اور جب خلیفہ ثانی اس پیشگوئی کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے تو پھر اس کا دعویٰ مصلح موعود سچا کیسے ہوسکتا ہے؟ میرے ان الفاظ کے لکھنے میں آپکو کیا چیز بری لگی؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا اور اس طرح اس کا دعویٰ مصلح موعود جھوٹا تھا۔ آپ نے میرے ان الفاظ!

“ I advise you and all other empty and wash-mided ahmadies ”

پر بھی خفگی کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ میں نے یہ الفاظ نہ آپ کیلئے اور نہ ہی بہت سارے دوسرے احمدیوں جو کہ زیرک اور ہوشمند ہیں کیلئے استعمال کیے ہیں۔ ان بیدار احمدیوں نے تو خلافت ثانیہ کے دوران اور بعد میں بھی ہمیشہ مثبت تنقید کر کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ ایسی یہودیانہ سزاؤں کا سامنا کیا ہے۔ ہاں میرے یہ الفاظ انکے لیے ہیں جو کہ محض لکیر کے فقیر ہیں۔ جنہوں نے کبھی اپنی آنکھیں کھولنے اور دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور ”یوم مصلح موعود“ اور ”خلیفہ خدا بناتا ہے“ کی ڈگڈگی کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کوئی ”میاں صاحب“ آدھی رات کے وقت گول بازار میں آ کر یہ کہہ دے کہ اس وقت دن کے بارہ بجے ہوئے ہیں تو ایسے لوگ جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ سبحان اللہ کیا خوب روشنی ہے؟ واقعی دن کے بارہ بجے ہوئے ہیں۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ اصل میں ان مریدوں کے بارہ بجے ہوئے ہیں۔ میں اپنے ایک مرحوم دوست (اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت اور اسکے درجات بلند فرمائے) کیساتھ پیش آنیوالے ایک ذاتی واقعہ کا اندراج یہاں کرتا ہوں۔ اس واقعہ سے ان لوگوں کی ذہنی حالت کا اندازہ آپ خود کر لینا۔ قریباً ۲۰ سال پہلے کا یہ سچا واقعہ ہے۔ میرے مرحوم دوست کی گول بازار میں کریانہ کی ایک دوکان تھی۔ میں بھی کبھی کبھار اسکی دوکان پر حاضر ہوا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے خاکسار کو مسکراتے ہوئے بتایا کہ مجھے ایک پڑھے لکھے شخص نے یہ بتایا کہ فلاں شخص نے اپنا کٹا (بھینس کا نر بچہ) ذبح کروا دیا ہے۔ میں نے اس پڑھے لکھے شخص سے کہا کہ پھر کیا ہوا؟ لیکن اس نے بڑے افسوس کیساتھ یہ کہا کہ وہ کٹا تو خلیفہ رابع کے سنڈے کا تھا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ کیا خلیفہ رابع کے سنڈے کا کٹا ہونے کی وجہ سے وہ کٹا مقدس ہو گیا تھا۔ کٹا کٹا ہے بے شک وہ کسی کے سنڈے کا ہو۔

جناب قریشی صاحب! جو لوگ اپنے نام نہاد انتخابی خلفاء کے سنڈوں کے کٹوں کو بھی مقدس بنا بیٹھے ہوں تو خاکسار انکو ”empty and wash-mided“ نہ کہے تو اور کیا کہے؟ اللہ تعالیٰ انکی حالت پر رحم فرمائے۔ جناب! آپ میرے ساتھ کیا بحث کر رہے ہیں۔ انکی حالت تو اس قدر دگرگوں کر دی گئی ہے کہ اب انکی اصلاح کیلئے فی احمدی مصلح موعود کی ضرورت ہے۔ آخر میں آپ سے درخواست کرونگا کہ اگر آپ میرے دونوں سوالوں کا جواب دے سکتے ہوں تو ضرور دینا۔ اگر آپ جواب دے گئے تو یہ آپکا محمودیت پر بڑا احسان ہوگا کیونکہ یہ اس وقت حالت نزع میں ہے۔

سوال نمبر۱۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے چہ جائیکہ اس کا دعویٰ سچا ہو؟

سوال نمبر۲۔ کیا آپ میرے الٰہی نظریہ ”نیکی خدا ہے“ کو جھٹلا سکتے ہیں؟ یہ نظریہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت پر مبنی ہے۔

اگر آپ میرے ان سوالوں کو غلط ثابت کر گئے تو میں اپنے وعدہ کے مطابق انعامی رقم آپکے حوالے کر دونگا۔ اور اگر آپ سب میرے سوالات کو جھٹلا نہ سکے تو پھر کیا آپ سب کیلئے یہ لمحہ فکریہ نہیں ہے؟ حضورؑ فرماتے ہیں۔

﴿اسکے عجائبات قدرت اسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرماتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء اسکے آستانہ فیض سے بکلی بے نصیب اور محروم رہ جاتے ہیں اور ایک ذلیل حقیر امی جاہل نالائق منتخب ہو کر مقبولین کی جماعت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ ہمیشہ سے اسکی کچھ ایسی ہی عادت ہے اور قدیم سے وہ ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔﴾ (ایضاً جلد ۳ صفحہ ۱۴۱)

فقط

خیر اندیش

عبدالغفار جنبہ

یکم اگست ۲۰۰۵ء